© rasailojaraid.com

شعبے کو دیں اور کتنا وقت گھر کی ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں صرف کریں۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

توبہ سے متعلق چند غلط فہمیاں

س: عمداً ایک گناہ کو کرنا، اس میں لذت محسوس کرنا اور پھر یہ تصور رکھ کر کرنا کہ معافی مانگ لوں گی اور وہ ہزار بار گناہ کرنے پر بھی معاف کر دے گا، اس طرح انسان گناہ سے کب تک بچے گا؟ جب حقوق العباد بندے اور بندے کے درمیان ہی معاملہ ہے تو پھر اللہ سے معافی مانگ مانگ کر انسان کیسے بخشا جائے گا؟ کیا استغفار صرف حقوق اللہ کے ادا نہ کرنے پر ہے؟ اور اگر حقوق العباد غصب ہوئے ہوں تو پہلے بندوں سے معافی مانگنی ہوگی؟ کیا اللہ سے توبہ و استغفار کرنے سے بندوں کی حق تلفی معاف ہو سکتی ہے؟

میرا بھائی بدکاری کرتا ہے اور اپنے اسکینڈلز کو انجوائے کرتا ہے۔ آپ کے رسالے میں توبہ و استغفار اور معافی مانگنے اور گناہ گار انسانوں کی پذیرائی کے متعلق پڑھ کر وہ بہت خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ تو خود چاہتا ہے کہ انسان گناہ کریں، اسی لیے گناہوں میں کشش اُس نے خود رکھ دی ہے۔ خصوصاً اس بات سے وہ بہت مطمئن ہوا کہ اگر انسان گناہ نہ کرے تو اللہ کوئی اور مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتی اور پھر معافی مانگ لیتی۔ کیا واقعی اللہ تعالیٰ انسانوں کا گناہ گار ہونا پسند ہے؟ کیا اس بات کا یقین رکھا جا سکتا ہے کہ ہر بار گناہ اور معافی، لازم و ملزوم ہیں، یعنی محض گناہ کی معافی مانگنے سے اللہ پر لازم آجاتا ہے کہ وہ بندے کو معاف کر دے؟

ج: قرب الٰہی کا صرف وہ طریقہ اسلامی ہو سکتا ہے جس کی سند قرآن کریم یا اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مقصد ہی یہ تھا کہ اللہ کے بندوں کو عملاً یہ بات کر کے دکھا دی جائے کہ کس طرح ایک بندہ اپنے آپ کو اپنے رب سے قریب کر سکتا ہے۔ قرآن کریم سے ہمیں جو ہدایات ملتی ہیں ان میں چند یہ ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو رات کی تنہائی میں تہجد کی شکل میں یاد کرنا، فجر میں تلاوت قرآن کرنا، اللہ کو اپنی شہ رگ سے قریب محسوس کرنا، اُٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ لیٹے ہوئے بھی اس کے بہترین اور خوب صورت صفاتی ناموں سے یاد کرنا، ہر کام کا آغاز اس کے نام سے کرنا، ہر کام کی تکمیل پر اس کا شکر ادا کرنا، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر عمل کی تقلید و پیروی کرنا۔ گویا قرب الٰہی کے ذرائع نہ مبہم ہیں، نہ ہر فرد کی اپنی رائے اور سوچ پر منحصر ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو لیکن کسی لمحے بھول کر غلطی کر بیٹھے تو کیا وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تباہ ہو گیا یا اس کے دوبارہ اللہ تعالیٰ سے قریب آنے کا امکان ہے؟ اس سوال کا جواب قرآن و حدیث یہ دیتے ہیں کہ بھول کر ایک غلطی کرنے کے فوراً بعد شرمندگی اور غلطی کے احساس کے ساتھ وہ اپنے رب سے معافی طلب کرے اور ساتھ ہی یہ عہد بھی کرے کہ اب یہ غلطی دوبارہ کبھی نہیں ہوگی' جب قرب الٰہی کا راستہ نکلتا ہے۔ اگر ایک شخص عملاً غلطیاں کرتا چلا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی سوچتا رہے کہ چونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رحمٰن و رحیم و غفور ہے اس لیے معاف کر ہی دے گا تو یہ خود اپنے اُوپر ایک غلطی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مذاق ہے۔

استغفار اور توبہ کے لیے قرآن کریم نے جو اصطلاح استعمال کی ہے وہ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (التحریم ۸:۶۶) کی ہے۔ جس کے واضح معنی یہ ہیں کہ ایسی توبہ جس کے بعد گناہ کا ارتکاب پھر کبھی نہ کیا جائے۔ اگر محض عقل عامہ (common sense) کا استعمال کر لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ایک طالب علم اسکول روزانہ لیٹ آتا ہو اور ہر دن استاد سے یہ کہے کہ آج غلطی ہوگئی' آیندہ وقت پر آؤں گا تو کیا استاد کو اس کی غلطی کو مسلسل معاف کرتے رہنا چاہیے یا طالب علم کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے اس پر سختی کر کے جرمانہ و سزا اور آخر کار اسکول سے خارج کرنے کی کارروائی کے ذریعے نہ صرف اسے بلکہ دوسروں کو بھی وقت کی پابندی کی اہمیت کا احساس دلانا چاہیے۔

کیا ایک شخص سچ بول کر اپنی غلطی کے اعتراف کی بنا پر جو عزت کسی کی نگاہ میں حاصل کرتا ہے وہ روزانہ باقاعدگی سے غلطی کر کے اور اس کا اظہار کر کے معمولی سی عزت بھی حاصل کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ لازماً گناہ گار کی توبہ سے خوش ہوتا ہے کہ جو راستہ بھٹک گیا تھا وہ کجی اور بے راہ روی سے باز آ گیا اور اب غلط راستے پر نہیں جائے گا۔ اس طرح ایک گناہ گار توبہ کے بعد ایک نیک شخص بن گیا لیکن بطور عادت اور عملاً گناہ کرتے جانا نہ عقل کے مطابق ہے اور نہ یہ بات اللہ تعالیٰ کو ہی خوش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کا گناہ گار رہنا قطعاً پسند نہیں۔ ہاں' گناہ گار کا نیکی کی طرف بڑھنا اور گناہ سے مستقل طور پر تائب ہونا لازماً پسند ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ آپ کے بھائی نے کس بات پر یہ نتیجہ نکال لیا کہ جان کر اور بالارادہ ایک گناہ کیا جائے پھر صرف زبان سے توبہ کر لی جائے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم اچھی طرح ہے کہ یہ توبہ زبانی ہے یا اس کے ساتھ آیندہ غلطی نہ کرنے کا مصمم ارادہ اور پختہ عزم بھی شامل ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ایک مرتبہ اس کی طرف آنے کے بعد بندہ دوبارہ شیطان کی پارٹی میں شامل نہ ہو۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ ہر توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ پر اس کا مان لینا لازم ہو جاتا ہے' گو صدق دل سے اور پختہ عہد کے ساتھ کی جانے والی توبہ کے بارے میں قوی امکان یہی ہے کہ اسے قبول کر لیا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ان جرائم کے بارے میں ہے جن میں محض ایک فرد خود نہیں بلکہ دوسرا بھی ملوث ہوتا ہے، مثلاً زنا۔ قرآن کریم نے اس جرم کے لیے خود حد کا تعین کر دیا ہے اور اسلامی ریاست، پر یہ پابندی لگا دی ہے کہ وہ اس حد کا اجرا کرے گی۔ یہ کام کوئی فرد اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا لیکن جرم کی سزا سے قبل جس شخص نے اس اخلاقی غلطی کا ارتکاب کیا ہو اسے یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کر سکے اور جس نے اس پر الزام لگایا ہے وہ شواہد پیش کر سکے۔

اگر اس اخلاقی جرم کا علم صرف اس کے کرنے والے کو ہے اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبۃ نصوحًا کرے، یعنی توبہ کے بعد کبھی جرم کی طرف رخ بھی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت و مغفرت کی بنا پر امید کی جاسکتی ہے کہ وہ معاف فرما دے گا۔ لیکن اس نیت سے معافی مانگنا کہ بار بار غلطی کرتے جانا ہے اور معافی مانگتے جانا ہے، یہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کو بلکہ خود اپنے آپ کو بھی دھوکا دینا ہے جس کی کوئی گنجایش اسلام میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے گناہ سے بچنے اور نیکی کی طرف بڑھنے سے خوشی ہوتی ہے۔ کسی کا گناہ گار رہنا اسے غضب ناک تو کر سکتا ہے خوش نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اسلام نہیں لاتا جس کا سبب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دعوت دینے والے نے صحیح طور پر دعوت نہیں دی یا ابھی اس میں سچائی اور حق کو قبول کرنے کی خواہش بیدار نہیں ہوئی۔ ایسی حالت میں اللہ ہی اسے ہدایت دے سکتا ہے، تنہا انسانی کوشش اور جدوجہد ہی اسے مسلمان کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ (ا - ا)

مرکز جماعت کے نئے فون اور فیکس نمبر

جماعت اسلامی کے مرکزی دفاتر (منصورہ، لاہور) کے نئے فون نمبر یہ ہیں: 042 - 5432391-95

یہ نمبر حسب سابق کام کر رہے ہیں: 042 - 5419520-24

فیکس کا نیا نمبر یہ ہے: 042 - 5432194

رشید احمد
ناظم شعبہ تنظیم

دفتر سے خط و کتابت میں، خصوصاً شکایت میں، **خریداری نمبر** کا حوالہ ضرور دیجیے:

مینیجر ترجمان القرآن، 5-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور۔ فون: 7587916 فیکس: 7585590

© rasailojaraid.com